جُز ششم　　　　بسم اللہ الرحمن الرحیم

تاریخ: ۲۶ جون ۲۰۱۳ء

سنت اللہ

ذات باری تعالیٰ کے مقدس افعال، مقدرات اور اظہار سے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمودات

۱۲۸۔ ’’کوئی علم بدُوں تقویٰ کے کام نہیں دیتا ہے اور تقویٰ بدُوں علم کے نہیں ہوسکتا۔ سنت اللہ یہی ہے جب انسان پورا علم حاصل کرتا ہے تو اُسے حیا اور شرم بھی دامن گیر ہوجاتی ہے‘‘ (ملفوظات جلد۲۔ ص۲۸۲)

۱۲۹۔ ’’خدا کی سنت دو طرح پر ہوتی ہے ایک کثرتی جیسے عموماً عورت سے دودھ نکلتا ہے مگر بعض اوقات نر سے بھی نکلا کرتا ہے۔ ایسے واقعات دنیا میں ہوئے ہیں یہ قلیل الوقوع واقعات خارق عادت کہے جاتے ہیں‘‘ (ملفوظات جلد۲۔ ص۴۴۶)

۱۳۰۔ ’’یہ سنت اللہ ہے کہ وہ پیشگوئیوں میں اصل الفاظ استعمال کرتا ہے اور اُس سے مراد اسکا مفہوم اور مطلب ہوتا ہے‘‘ (ملفوظات جلد۲۔ ص۴۵۱)

۱۳۱۔ ’’یہ عادت اللہ ہے کہ اول عذاب ایسے لوگوں سے شروع ہوتا ہے جو دور دور ہوتے ہیں اور ضعیف اور کمزور ہوتے ہیں۔ بیوقوف یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ صرف اُنہیں کے لئے ہے ہمارے لئے نہیں مگر عذاب لپک کر اُن تک پہنچتا ہے جن کو خبر نہیں ہوتی اور بے پرواہ ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی اسمیں حکمتیں ہوتی ہیں وہ چاہتا ہے کہ یہ لوگ اور شوخی کرلیں‘‘ (ملفوظات جلد۲۔ ص۵۴۹)

۱۳۲۔ ’’یہ خدا تعالیٰ کی عادت ہے کہ ذوق اور شوق اور معرفت کی نعمت ہمیشہ دکھ کے بعد دیا کرتا ہے۔ اگر ہر ایک نعمت آسانی سے مل جائے تو اُس کی قدر نہیں ہوا کرتی‘‘ (ملفوظات جلد۲۔ ص۵۵۲)

۱۳۳۔ ’’خدا تعالیٰ کی عادت ہے کہ ہر نشان میں ایک پہلو اخفاء کا رکھتا ہے ورنہ وہ چاہے تو چُن چُن کر بڑے بڑے بدمعاش ہلاک کردے۔ سب لوگ ایک ہی دن میں سیدھے ہوجاویں‘‘ (ملفوظات جلد۲۔ ص۶۵۱)

۱۳۴۔ ’’آدمؑ سے لیکر آخر تک اللہ تعالیٰ کی یہی عادت ہے کہ دشمنوں کو بھی اُن کے افتراء وغیرہ کیلئے ایک موقعہ دے دیتا ہے چنانچہ بعض وقت کوئی شکست بھی ہوجایا کرتی ہے۔ قرآن شریف میں اس کا ذکر ہے **ان یمسسکم قرح فقد مس القوم قرح مثلہ وتلک الایام نداولھابین الناس (۱۴۱ الِ عمران)**‘‘ (ملفوظات جلد۳۔ ص۵۶)

۱۳۵۔ ’’بیمار اور محجوب اپنی دستگیری آپ نہیں کرسکتا۔ سُنت اللہ کے موافق یہی ہوتا ہے کہ جب دعائیں انتہا تک پہنچتی ہیں تو ایک شعلہ نور کا اُس

کے دل پر گرتا ہے جو اُس کی خباثتوں کو جلا کر تاریکی دور کر دیتا ہے اور اندر ایک روشنی پیدا کرتا ہے۔ یہ طریق استجابت دعا کا رکھتا ہے‘‘
(ملفوظات جلد ۳۔ ص ۱۰۰)

۱۳۶۔ ’’خدا کے فضل کے سوا تبدیلی نہیں ہوتی۔ اعمال نیک کے واسطے صحبت صادقین کا نصیب ہونا بہت ضروری ہے یہ خدا کی سنت ہے۔ ورنہ اگر چاہتا ہو تو آسمان سے قرآن یونہی بھیج دیتا اور کوئی رسول نہ آتا۔ مگر انسان کو عمل درآمد کیلئے نمونہ کی ضرورت ہے۔ پس اگر وہ نمونہ نہ بھیجتا رہتا تو حق مشتبہ ہو جاتا‘‘ (ملفوظات جلد ۳۔ ص ۱۲۹)

۱۳۷۔ ’’جب ایک فعل انسان کی طرف سے صادر ہوتا ہے تو سنت اللہ یہی ہے کہ ایک فعل خدا تعالیٰ کی طرف سے بھی صادر ہو۔ جیسے ایک شخص جب اپنے مکان کے دروازے بند کر دے تو یہ اُس کا فعل ہے اور اُس پر خدا تعالیٰ کا فعل یہ صادر ہوگا کہ اُس مکان میں اندھیرا کر دے کیونکہ روشنی اندر آنے کے جو ذریعے تھے وہ اُس نے خود اپنے لئے بند کر دیئے‘‘ (ملفوظات جلد ۳۔ ص ۴۲۵)

۱۳۸۔ ’’ایسی پیشگوئیوں کے بارے میں جو مامور من اللہ کے لئے پہلے سے بیان کی جاتی ہیں اُمید نہ رکھیں کہ وہ اپنے تمام پہلوؤں کی رو سے ظاہری طور پر ہی پوری ہونگی بلکہ اس بات کے ماننے کیلئے تیار رہیں کہ قدیم سنت اللہ کے موافق بعض حصے ایسی پیشگوئیوں کے استعارات اور مجازات کے رنگ میں بھی ہوتے ہیں اور اسی رنگ میں وہ پوری بھی ہو جاتی ہیں۔ مگر غافل اور سطحی خیال کے انسان ہنوز انتظار میں لگے رہتے ہیں کہ گویا ابھی وہ باتیں پوری نہیں ہوئیں بلکہ آئندہ ہوں گی‘‘ (ملفوظات جلد ۳۔ ص ۴۷۶)

۱۳۹۔ ’’خدا کی قدیم سے عادت ہے کہ صابروں کے سب کام وہ آپ کرتا ہے اور بے صبری سے ابتلاء پیش آتا ہے‘‘ (ملفوظات جلد ۳۔ ص ۴۸۵)

۱۴۰۔ ’’یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے کہ اول گروہ غرباء کو اپنے لئے منتخب کیا کرتا ہے اور پھر اُنہیں کو کامیابی اور عروج حاصل ہوا کرتا ہے‘‘ (ملفوظات جلد ۳۔ ص ۴۸۹)

۱۴۱۔ ’’سنت اللہ کے آگے عقل کی بھی کچھ پیش نہیں چلتی۔ عقل تو یہی چاہتی تھی کہ فی الفور ان باتوں کو مان لیا جاوے جو ہم نے پیش کی ہیں مگر سنت اللہ نہ چاہتی تھی۔ کسی فرقہ میں شامل ہونے کیلئے سچا جوش اُسی وقت پیدا ہوتا ہے جبکہ اول کامل وجوہات دل میں جانشین ہوں۔ اُس کے بعد پھر وہ شخص ہر ایک بات کو قبول کر لیتا ہے‘‘ (ملفوظات جلد ۳۔ ص ۴۹۰)

۱۴۲۔ ’’بدچلنی کرنے والے، چوری یا خیانت کرنے والے، رشوت لینے والے کیلئے عادت اللہ میں ہے کہ اسے یہاں سزا دی جاتی ہے۔ وہ نہیں مرتا جب تک سزا نہیں پا لیتا‘‘ (ملفوظات جلد ۳۔ ص ۵۰۲)

۱۴۳۔ ’’شروع سے سنت اللہ اسی طرح پر ہے کہ جب کوئی راستباز اور خدا تعالیٰ کا مامور و مُرسل دنیا میں آتا ہے تو اُس کی مخالفت کی جاتی ہے۔

اس کی ہنسی کی جاتی ہے۔ اُسے قسم قسم کے دکھ دیئے جاتے ہیں مگر آخر وہ غالب آتا ہے اور اللہ تعالیٰ تمام روکوں کو خود اٹھا دیتا ہے‘‘
(ملفوظات جلد۳۔ ص۵۳۵)

۱۴۴۔ ’’ابتلاء میں مامور کا صبر و استقلال اور جماعت کی استقامت اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے۔ وہ خود فرماتا ہے **کتب الله لا غلبن انا و رسلی** (**الجادله ۲۲**) لفظ کَتَبَ سنت اللہ پر دلالت کرتا ہے۔ یعنی یہ خدا تعالیٰ کی عادت ہے کہ وہ اپنے رسولوں کو ضرور ہی غلبہ دیا کرتا ہے۔ درمیانی دشواریاں کچھ شئی نہیں ہوتیں اگر چہ وہ **ضاقت علیهم الارض** (**التوبه ۱۱۸**) کا ہی مصداق کیوں نہ ہو‘‘
(ملفوظات جلد۳۔ ص۵۷۴)

۱۴۵۔ ’’میرے ساتھ یہی سنت اللہ ہے کہ جب تک ابتلاء نہ ہو تو کوئی نشان ظاہر نہیں ہوتا۔ خدا کا اپنے بندوں سے بڑا پیار یہی ہے کہ اُن کو ابتلاء میں ڈالے جیسے کہ وہ فرماتا ہے **وبشر الصابرین الذین اذا اصابتهم مصیبة قالو انا لله و انا الیه راجعون** (**البقرة ۱۵۶.۱۵۷**)‘‘
(ملفوظات جلد۳۔ ص۵۸۶)

۱۴۶۔ ’’یہ بہت ضروری امر ہے کہ انسان ہمیشہ خدا تعالیٰ سے ڈرتا رہے اور اُس کی ہدایتوں کے توڑنے یا گناہ کرنے پر دلیر نہ ہو کیونکہ گناہ بہت بُری شےء ہے اور جب انسان اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا اور گناہ پر دلیری کرتا ہے تو پھر عادت اللہ اس طرح پر جاری ہے کہ اس جراءت و دلیری پر خدا تعالیٰ کا غضب آتا ہے اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی‘‘
(ملفوظات جلد۳۔ ص۶۰۷)

۱۴۷۔ ’’رویئت کا انکار کرنا بڑا ظلم ہے۔ ہزاروں ہزار نشان خدا تعالیٰ نے اپنے بندہ کی تصدیق کیلئے ظاہر کیئے اور اُن کے دیکھنے والے موجود ہیں مگر افسوس کی بات ہے کہ اُن کو رد کر دیا جاتا ہے اور جدید نشانوں کی خواہش کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ وہ اور نشانات دکھلاوے لیکن سنت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ ایسے اقتراح کرنے والے اور اپنے ایمان کو مشروط کرنے والے ٹھوکر کھاجاتے ہیں‘‘
(ملفوظات جلد۳۔ ص۶۵۰)

۱۴۸۔ جب اللہ تعالیٰ کسی مامور کو دنیا میں بھیجتا ہے تو سنت اللہ یہی ہے کہ تنبیہ کیلئے کوئی نہ کوئی عذاب بھی بھیجتا ہے اور یہ اُس وقت ہوتا ہے جب اُس کی مخالفت حد سے بڑھ جاتی ہے اور شوخی اور شرارت میں اہل دنیا بہت ترقی کر جاتے ہیں اور خدا تعالیٰ سے بکلّی دور جا پڑتے ہیں‘‘
(ملفوظات جلد۴۔ ص۴)

۱۴۹۔ ’’اللہ تعالیٰ مومن پر ابتلاء بھیج کر امتحان کرتا ہے۔ تمام راست بازوں سے خدا تعالیٰ کی یہی سنت ہے وہ مصائب اور شدائد میں ضرور ڈالے جاتے ہیں‘‘
(ملفوظات جلد۴۔ ص۴۳)

۱۵۰۔ ’’عادت اللہ یہی ہے کہ جب انسان امن کے زمانہ میں ہو اور وہ گذر جاوے اور اس اثناء میں کوئی رجوع خدا تعالیٰ کی طرف حقیقی اور

اخلاص سے نہ کیا ہو تو پھر خطرناک زمانہ میں واویلا شور مچانا اُس کے کام نہیں آیا کرتے'' (ملفوظات جلد۴۔ ص۶۹)

۱۵۱۔ ''اللہ تعالیٰ ایک تبدیلی چاہتا ہے اور وہ پاکیزہ تبدیلی ہے۔ جب تک وہ تبدیلی نہ ہو عذاب الٰہی سے رُستگاری اور مخلصی نہیں ملتی۔ یہ اللہ تعالیٰ کا ایک قانون اور سنت ہے۔ اس میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں ہوتی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہی یہ فیصلہ کر دیا ہے
ولن تجد لسنة الله تبديلا (الاحزاب ۶۳)'' (ملفوظات جلد۴۔ ص۱۱۹)

۱۵۲۔ ''قدیم سے سنت اللہ اسی طرح پر چلی آئی ہے کہ جب دنیا پر گناہ کی تاریکی پھیل جاتی ہے اور انسانوں میں عبودیت نہیں رہتی اور عبودیت اور الوہیت کا باہمی رشتہ ٹوٹ جاتا ہے۔ انسان سرکشی اور بغاوت اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے اُس کی آگاہی اور تنبیہ کے لئے اپنا ایک مامور بھیج دیتا ہے وہ دنیا (میں ۔ناقل) آ کر اہل دنیا کو اس خطرناک عذاب سے ڈراتا ہے جو اُن کی شرارتوں اور شوخیوں کی وجہ سے آنے والا ہوتا ہے اور اُن کو اُس زہر سے جو گناہ کی زہر ہے بچانا چاہتا ہے۔ جو سعید الفطرت ہوتے ہیں وہ اُس کے ساتھ ہو جاتے ہیں اور سچی توبہ کر کے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ لیکن شریر النفس اپنی شرارتوں میں ترقی کرتے اور اُس کی باتوں کو ہنسی ٹھٹھے میں اڑا کر خدا تعالیٰ کے غضب کو بھڑکاتے ہیں اور آخر تباہ ہو جاتے ہیں'' (ملفوظات جلد۴۔ ص ۱۴۲۔۱۴۳)